صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو

''حضرت عبداللہ بن مغفل ﷺ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام ﷺ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوگی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٣٦. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ

٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل من رأى النبي ﷺ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

٣٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة، في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبي عاصم [illegible]: ١٠٠٦.

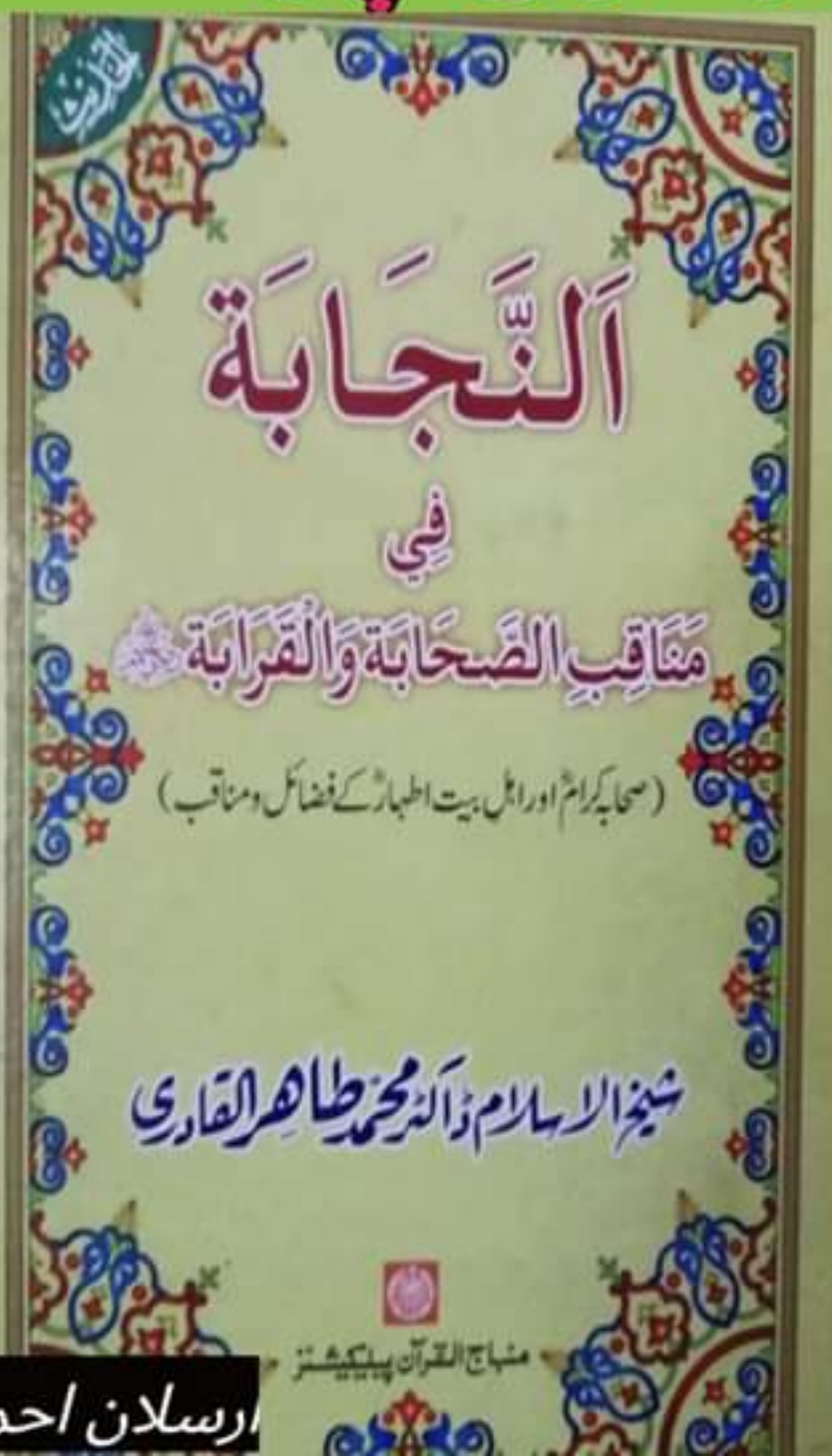

ارسلان احمد اصمعی قادری

صحابہ کرام کی بے ادبی کرنے والے گستاخ اور بدعتی ہیں

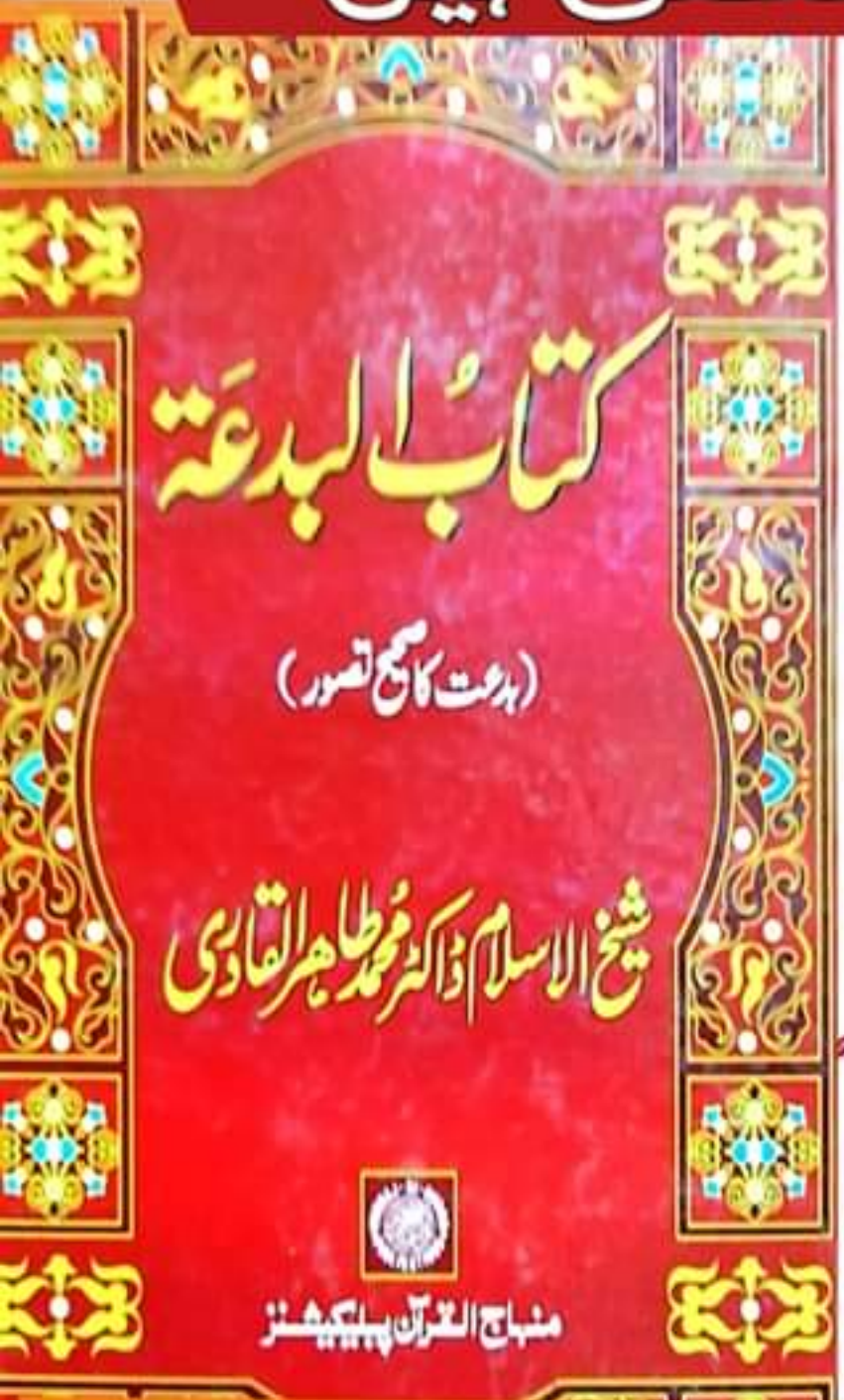

''عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر میں کم اور عقل کے اعتبار سے کوری ہوگی۔ وہ سرورِ کائنات ﷺ کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا، کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔''

علامہ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) خوارج کو ''تاریخِ اسلام کی پہلی بدعت'' قرار دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

و أوّل بدعة حدثت فی الإسلام بدعة الخوارج والشيعة۔(۱)

''تاریخ اسلام میں سب سے پہلی بدعت جو شروع ہوئی وہ خوارج اور شیعہ کی بدعت تھی۔''

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

فكان من أوّل البدع والتفرق الذی وقع فی هذه الأمة بدعة الخوارج۔(۲)

''اس اُمت میں سب سے پہلی بدعت اور تفرقہ جو واقع ہوا وہ خوارج کی بدعت تھی۔''

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اکابر علماء کے نزدیک بدعتی فقط گستاخانِ رسول اور گستاخانِ صحابہ ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور ﷺ کی بے اَدبی اور صحابہ سے اختلاف کثیر کیا لہٰذا اس بے اَدبی اور اِختلاف کی وجہ سے علماءِ اُمت نے اِنہیں بدعتی اور خوارج قرار دیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل خوارج کے یہ نمائندہ طبقات اپنی بدعت اور گستاخی کو چھپانے کے لیے جمہور اُمت پر کثرت سے کفر و شرک کے فتوے صادر کرتے

۱) ابن تیمیه، مجموع الفتاوی، ۳:۲۷۹
۲) ابن تیمیه، مجموع الفتاوی، ۱۲:۴۷۰

ارسلان احمد اصمعی قادری

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بحری جہاد کے کمانڈر تھے جس کے مغفور اور جنّتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 195 طاہر القادری)

۵۴/۱۲۳۔ عمیر بن اسود عنسی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحلِ حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے، ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ) حضرت اُمّ حرام ﷺ بھی تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ حرام ﷺ نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت اُمّ حرام ﷺ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اسے امام بخاری، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

علامہ بدر الدین العینی حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان - 'میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا' - کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے آپ ﷺ کی مراد حضرت معاویہ ﷺ کا لشکر ہے۔ مہلب نے کہا ہے: حضرت معاویہ ﷺ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بحری جنگ کی۔

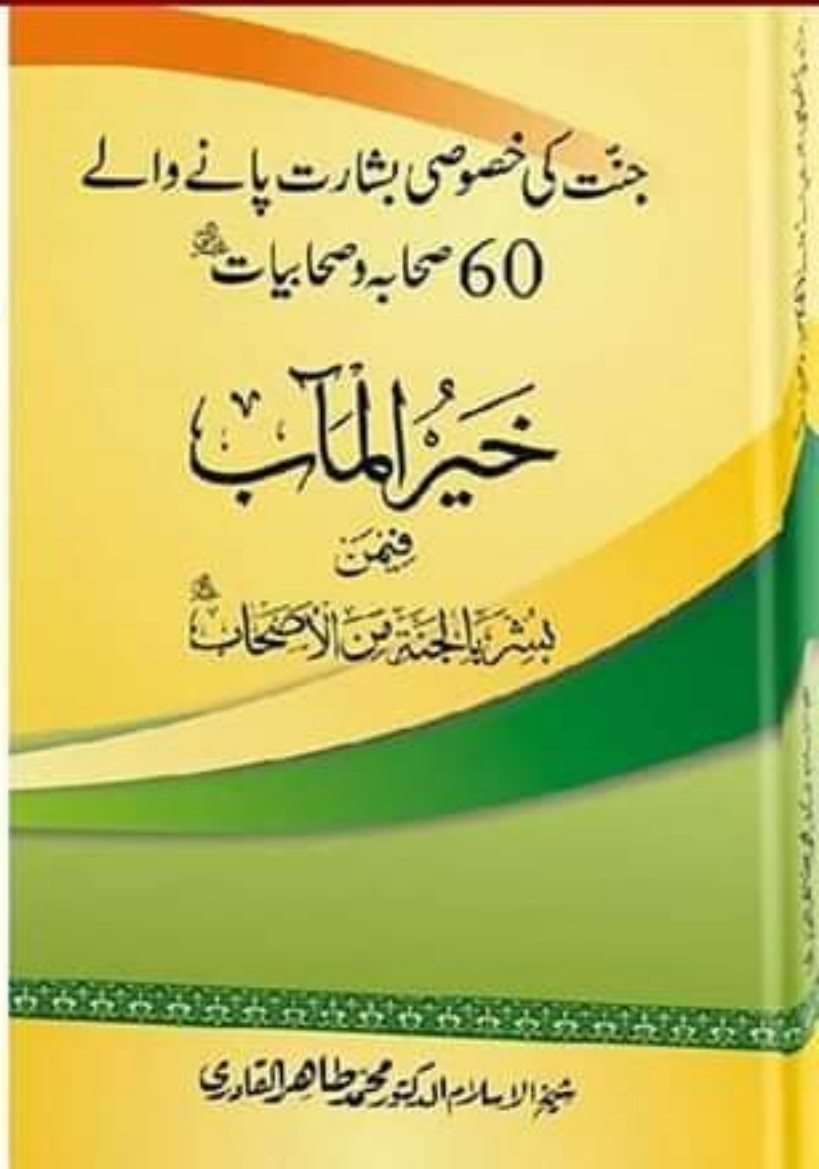

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بحری جہاد کے کمانڈر تھے جس کے مغفور اور جنّتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 194 طاہر القادری)

١٢٣/٥٤. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ، وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ. قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ، قَدْ أَوْجَبُوْا. قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لَا.

facebook.com/DrFaizChishti
faizahmadchishti.blogspot.com

قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ قَوْلِهِ ﷺ: ﴿أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ﴾: أَرَادَ بِهِ جَيْشَ مُعَاوِيَةَ. وَقَالَ الْمُهَلَّبُ: مُعَاوِيَةُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ

١٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في قتال الروم، ٣/١٠٦٩، الرقم/٢٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٩، الرقم/٨٦٦٨، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٦٢، الرقم/٢٨٤، وأيضا في في الآحاد والمثاني، ٦/٩٨، الرقم/٣٣١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٣٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٤٨، الرقم/٦٨١٢، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٢٥٧، الرقم/٤٤٤-٤٤٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٢، وأيضًا في، ٥/١٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم/٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠/٩٣.

جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

خَیرُ المآب لِمَن بُشِّرَ بِالجَنَّۃِ مِنَ الاَصحَاب

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اپنے مد مقابل معاویہ اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو مشرک یا منافق کی نسبت یاد نہیں کرتے تھے لیکن یوں کہتے تھے وہ ہمارے بھائی تھے ان سے زیادتی ہو گئی۔

٣١٥ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال النبي صلّى الله عليه وآله: من كفل يتيماً وكفل نفقته، كنت أنا وهو في الجنة كهاتين، وقرن بين إصبعيه المسبحة والوسطى»[1].

٣١٦ ـ جعفر، عن أبيه [illegible] بريرة[2] بشيئين: قضى فيها بأن الولاء لمن أعتق، وقضى لها بالتخيير حين [illegible]

٣١٧ ـ جعفر، عن أبيه قال:

[illegible] أبي يقول: إذا دخلت المسجد والقوم يصلون فلا تسلم عليهم، وسلّم على النبي صلّى الله عليه وآله، ثم أقبل على صلاتك وإذا دخلت على قوم جلوس يتحدثون فسلّم عليهم»[4].

٣١٨ ـ جعفر، عن أبيه عليه السلام: أن علياً عليه السلام لم يكن ينسب أحداً من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق، ولكنه كان يقول: «هم إخواننا بغوا علينا»[5].

٣١٩ ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من أصيب بمصيبة فليذكر مصيبته بي فإنها أعظم المصائب»[6].

---

(١) نقله المجلسي في بحاره ٤/٣/٧٥

(٢) هي مملوكة اشترتها عائشة وأعتقتها.

(٣) رواه الصدوق في الخصال ١/١٩٠/٢٦٢ بتفصيل، ونقله المجلسي في البحار ١٠٤/٣٦١/٥

(٤) نقله المجلسي في بحاره ٨٤/٢٨٧/١٠ و ٧٦/٧/٢٨

(٥) نقله المجلسي في البحار المجلد الثامن: ٤٢٦ (الطبعة الحجرية).

(٦) رواه الكليني في الكافي ٣/٢٢٠/٣ باختلاف في ألفاظه، والسيوطي في الجامع الصغير ١/٧٢/٤٥٢، والشهيد الثاني في مسكن الفؤاد: ١١٠ نحوه، ونقله المجلسي في بحاره ٨٢/٧٣/٣.

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

سلسلة مصادر بحار الأنوار

(١١)

١٤٦

قرب الإسناد

تأليف

الشيخ الجليل أبي العباس عبد الله بن جعفر الحميري

من أعلام القرن الثالث الهجري

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تبرکات یعنی ناخن مبارک، ایک کپڑا اور موئے مبارک اپنے پاس سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔ (اسیر انِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ صفحہ نمبر 76 مطبوعہ منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور)

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/
faizahmadchishti.blogspot.com

الوب اپنے واحد حلق سے پانی صاف کرتے رہے اس خوف سے کہ کہیں پانی [illegible] کے اوپر لیٹ جائے اور انہیں تکلیف پہنچے۔"

۲۳۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور تبرکاتِ رسول ﷺ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے تبرکات مقدسہ محفوظ تھے۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی:

ان یکفن فی قمیص کان رسول اللہ ﷺ قد کساہ إیاہ۔ و أن یجعل مما یلی جسدہ۔ وکان عندہ قلامۃ أظفار رسول اللہ، فأوصی أن تُسحق و تجعل فی عینیہ و فمہ، وقال: افعلوا ذالك، و خلّوا بینی و بین أرحم الراحمین(۱)

"مجھے اس قمیص میں کفنایا جائے جسے رسول اللہ ﷺ نے انہیں پہنایا تھا اور اسے ان کے جسم پر (اس طرح) ڈال دیا جائے (کہ درمیان میں کوئی اور کپڑا حائل نہ ہو)۔"

علاوہ ازیں ان کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے تراشے ہوئے مبارک ناخن تھے۔ انہوں نے وصیت کی کہ ان مبارک ناخنوں کو باریک پیس کر ان کی آنکھوں اور منہ میں ڈال دیا جائے پھر فرمایا میں جیسا کہتا ہوں ایسا ہی کرنا اور باقی معاملہ میرے اور ارحم الرحمین کے درمیان چھوڑ دینا۔

۲۴۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تمنائے شہادت

غزوۂ بدر کے موقع پر ایک کم سن نوجوان مجاہدینِ اسلام کی صفوں میں چھپتا پھر

(۱) ۱۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۵: ۲۰۳
۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۱۰۳
۳۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳: ۴۴

اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

(عشاقِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چالیس ایمان افروز واقعات)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 5169111-3
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695
http://www.minhaj.org, e-mail: tehreek@minhaj.org

صحابہ کرام میں سے کسی کی طرف کسی قسم کی ناپاکی منسوب کرنے والا خواہ اہل بیت کے نام پر ہی کرے ایسا شخص کبھی مسلمان نہیں ہوسکتا وہ بے ایمان لعنتی اور جہنم کا ایندھن ہے بلکہ وہ منکر رسول ہے

طبقے نے صرف اہل بیت پاک کو اپنا لیا اور ایک طبقے نے فقط صحابہ کرام کو۔ یوں اس امت کو ظالمانہ انداز سے دو دھڑوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ آقا ﷺ کی نسبت "غلامی اور تعلق" اپنے کردار کے ساتھ مختص قرار دے کر ایمان کے دو ٹکڑے کرنے کی کوشش کی گئی کہ "اہل بیت پاک" سے تعلق ایمان کا ایک حصہ تھا اور صحابہ کرام" سے تعلق ایمان کا دوسرا حصہ تھا۔ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک نے ایمان کے ایک حصے کو اپنا لیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔

دین اسلام پر اس سے بڑا اور کیا ظلم ہو گا کہ اہل بیت اطہار کی محبت میں صحابہ کرام" کی بے ادبی کی جائے۔ اسلام کے اس چہرے کی کوئی گنجائش نہیں" ہے شک اہل بیت اطہار" کی محبت عین ایمان ہے۔ جس شخص کے دل میں اہل بیت" پاک کی محبت نہیں وہ مسلمان نہیں۔ وہ اسلام سے خارج اور جہنم کا ایندھن ہے۔ دل کے اہل بیت" پاک کی محبت سے خالی ہونے کا مطلب دل کا اسلام" ایمان" قرآن اور نسبت مصطفےٰ ﷺ سے خالی ہونا ہے۔

جس طرح اہل بیت اطہار" کا حضور اکرم ﷺ کی نسبت سے ایمان میں یہ درجہ ہے اسی طرح صحابہ کرام" کا بھی حضور ﷺ کی نسبت سے ایمان میں یہی درجہ ہے لہٰذا جو شخص صحابہ کرام بشمول خلفائے راشدین" کی طرف سے کسی کی طرف کسی قسم کی ناپاکی منسوب کرتا ہے خواہ وہ اہل بیت پاک" کی محبت کے نام پر کرے یا کسی اور حوالے سے وہ شخص کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وہ بے ایمان" لعنتی اور جہنم کا ایندھن ہے۔ وہ صحابہ کرام" خلفائے راشدین یا ازواج مطہرات کا ہی منکر نہیں وہ منکر مصطفےٰ اور منکر رسول ہے۔

طبقاتی کشمکش کا نقصان

حضور اکرم ﷺ کی امت میں سے دو گروہوں کا اس طرح اپنی حدوں سے آگے بڑھ جانے اور اس طبقاتی کشمکش کا نقصان یہ ہوا کہ صحابہ اور اہل بیت" کے نام پر ہونے والی جنگ نے نسبت مصطفےٰ ﷺ کو بھلا دیا چنانچہ اب خود حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک ہو تو ان میں سے ایک گروہ کو اتنی لذت محسوس نہیں ہوتی جتنی صحابہ کرام" کے ذکر سے محسوس ہوتی ہے اسی طرح دوسرا گروہ آقا ﷺ کے ذکر مبارک

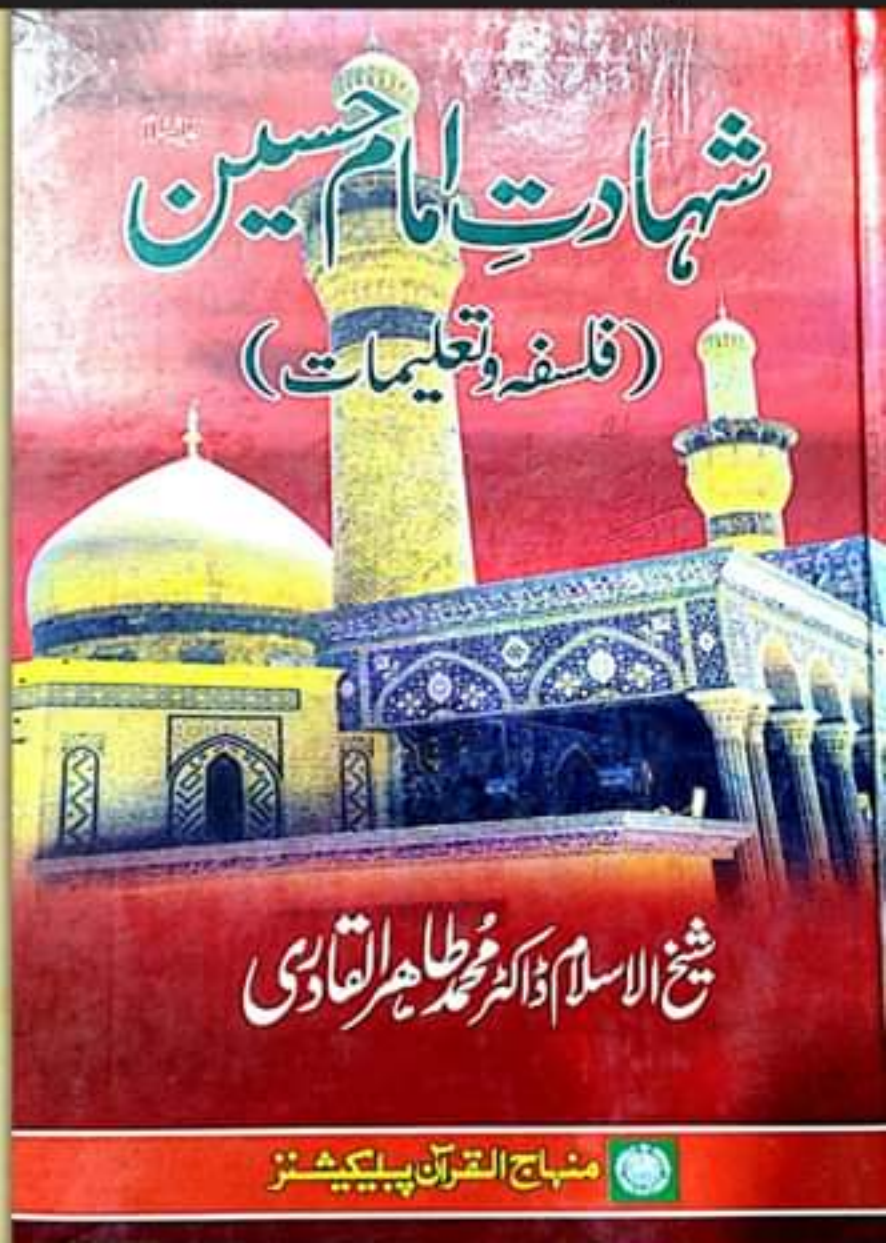

ارسلان احمد اصمعی قادری

حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو ان کو برا بھلا کہے۔ (الانابہ فی مناقب صحابہ صفحہ 49)

نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔" اس حدیث کو امام نسائی نے اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٣٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقِلُّوْنَ، فَلَا تَسُبُّوْهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔" اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٣٩. عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عطا بن ابو رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔" اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٤٧، الرقم:
حلية الأولياء، ٣/٣٥٠، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٠١،
الحديث رقم٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨/٥٤، الرقم:١٠.

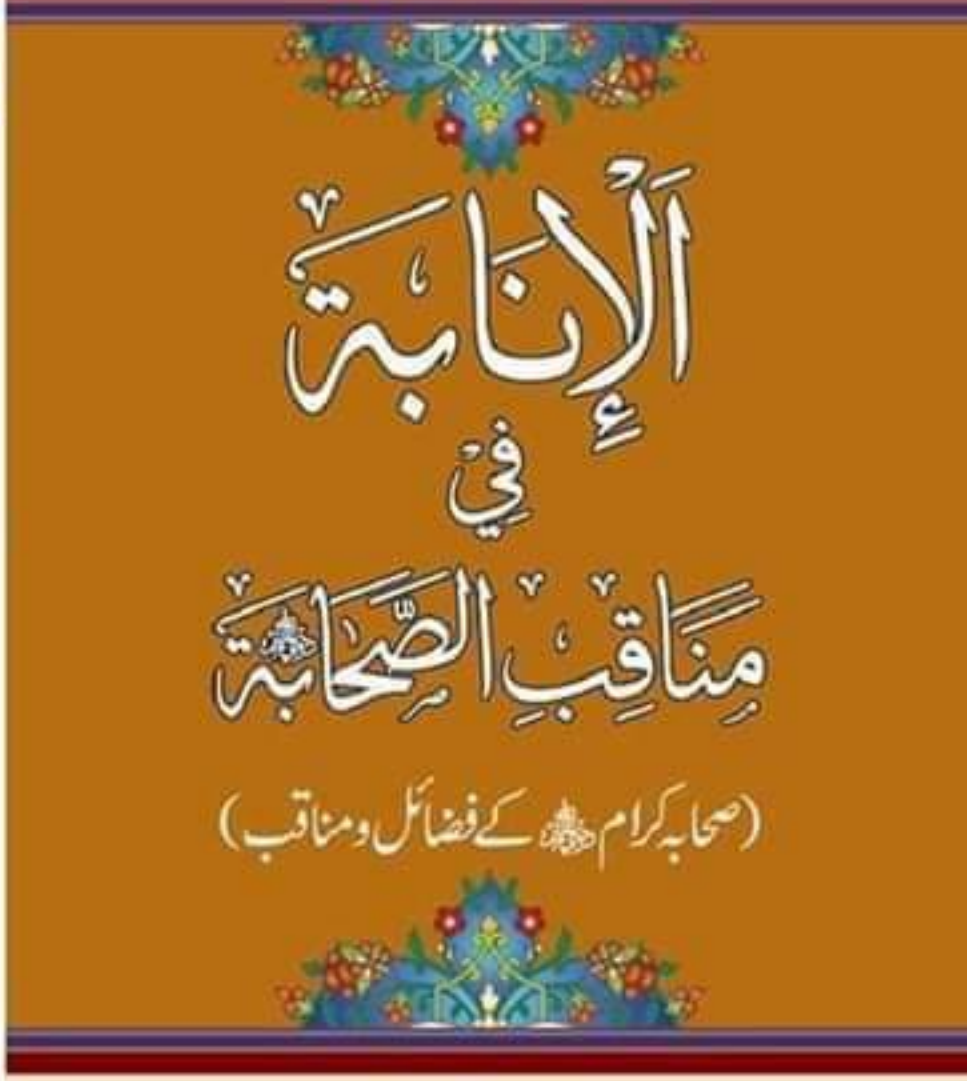

facebook.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

ہر ایک کو حق حاصل ہے وہ یوم صحابہ واہلبیت منائے پاک سرزمین اس لیئے ہے کہ یہا
ں عظمت صحابہ واہلبیت رضی اللہ عنہم کے ترانے گونجیں صحابہ واہلبیت کی گستاخی پر
خاموش رہنے والے بے غیرت ہیں۔(فلسفہ شہادت صفحہ 271 ڈاکٹر قادری صاحب)

Fb.com/DrFarzChishti / farzahmadchishti.blogspot.com

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
ماڈل ٹاؤن

اسی طرح وہ شخص جو صحابہ کرام کی تعریف تو عمر بھر کرتا رہے' عظمت صحابہ کے
اس کے دل میں اہل بیت
کے بارے میں بغض ہو اور اہل بیت اطہار کا ذکر سن کر اس کے دل میں تعفن آئے اور
[illegible] تعلق نہیں۔ یہ شخص بھی
بے ایمان ہے اور جہنم کا ایندھن ہے۔

آیئے شہادت امام حسین سے دو سرا سبق امن کا حاصل کریں۔ ہر کسی کو یاد
حسین اپنے اپنے طریقے سے منانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ ہر ایک کو عظمت صحابہ
کرام کی یاد منانے کا حق حاصل ہونا چاہئے کہ پاک سرزمین ہے ہی اس لئے کہ یہاں
صحابہ کرام کی عظمت کے ترانے گونجیں' اہل بیت اطہار کی عظمت و محبت کے ترانے
گائے جائیں۔ جس سرزمین پر صحابہ کرام کے بے ادبی اور گستاخی ہو' صحابہ کرام کو گالی
دی جائے یا اہل بیت پر طعن زنی ہو' الزام تراشی اور گستاخی ہو پھر وہاں مسلمان زندہ
بھی رہیں تو وہ مسلمان بے غیرت ہیں' بے حمیت ہیں۔ مسلمانوں کی سرزمین پر نہ تو صحابہ
کرام کے خلاف زبان کھلنی چاہئے اور نہ ہی اہل بیت پاک کے خلاف بے ادبی کی زبان
کھولنے کی اجازت ہونی چاہئے۔

افسوس! پاکستان کی سرزمین وہ زمین ہے جس پر مدتوں سے رسول پاک
کی شان میں گستاخی ہو رہی ہے' زبان درازیاں ہو رہی ہیں' گستاخی رسول پر
کتابیں لکھی گئیں' لٹریچر چھاپے جا رہے ہیں مگر آج تک کوئی گستاخ رسول پھانسی پر
نہیں چڑھایا گیا۔ اس بدبختی کی انتہاء پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اسی سرزمین پر
صحابہ کرام کی گستاخیاں ہو رہی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور خلفائے
راشدین کی گستاخی میں کتابیں اور لٹریچر چھاپا جا رہا ہے مگر آج تک صحابہ کے کسی گستاخ
کو پھانسی پر نہ لٹکایا گیا۔ اہل بیت اطہار کی گستاخی ہوتی رہی' اس سرزمین پر امام حسین
کو (نعوذ باللہ) باغی قرار دیا جاتا رہا' یزید کی خلافت اور فضیلت پر کتابیں لکھی جاتی رہیں'

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف کفر منسوب کرنے والا ان کو گالی دینے والا اشارہ یا کنایہ سے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔۔۔(فلسفہ شہادت صفحہ نمبر 270)

کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی تو مجھے کب اجازت دیں گے' واپس آ گئے۔ حضرت عمر فاروق کو معلوم ہوا کہ حضرت حسن اس خیال سے واپس چلے گئے ہیں تو آپ فوراً حضرت حسن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے آپ کے تشریف لانے کی [illegible] نے اپنے بیٹے کو اجازت نہیں دی تو مجھے کب دیں گے؟" یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا

انت احق بالاذن منہ وھل انت [illegible] تم اس سے زیادہ اجازت کے مستحق ہو [illegible] کس نے اگائے سوائے تمہارے (یعنی تمہاری بدولت ہی راہ راست پائی اور تمہاری برکت سے اس مرتبے کو پہنچا)

(الصواعق المحرقہ ۱۷۹)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا

اذا جئت فلا تستاذن آپ جب تشریف لایا کریں تو بغیر اجازت کے آجایا کریں۔

(الصواعق المحرقہ ۱۷۹)

Fb.com/DrFaizChishti
faizahmadchishti.blogspot.com

مذکورہ تمام واقعات سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت پاک کے درمیان کسی قسم کی عداوت یا رنجش نہیں تھی بلکہ ان کے درمیان باہم محبت و الفت کا رشتہ تھا۔ بے شک تمام صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا ادب و احترام اور محبت و مودت عین ایمان ہے۔ دونوں میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا بالواسطہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہے اس لئے یاد رکھ لیجئے کہ خواہ کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے یا ہاتھ باندھ کر رفع یدین کرے یا نہ کرے' یہ اپنا اپنا مسلک ہے اس سے ایمان پر زد نہیں آتی البتہ اسلام کی حد کو کبھی توڑنے کی کوشش نہ کیجئے' یہ حد صحابہ کرام اور اہل بیت پاک کے ادب و احترام کی حد ہے۔ جو شخص صحابہ کرام کی طرف کفر منسوب کرتا ہے یا گالی دیتا ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کفر منسوب کرنا یا گالی دینا چاہے ظاہراً یا باطناً ہو' اشارے یا کنایہ سے ہو' بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ ہو' کیونکہ ایسے شخص کا رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ بالواسطہ طور پر اپنی اس گستاخی و زبان درازی کا نشانہ ذات مصطفیٰ ﷺ کو بنا رہا ہے جو یقیناً کفر ہے۔

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶ ایم ماڈل ٹاؤن

ہمارا مطالبہ ہے گستاخِ رسول و گستاخِ صحابہ و اہلبیت کو پھانسی دی جائے ایسے شیطان کو جینے کا حق نہیں ہے۔ (فلسفہ شہادت صفحہ نمبر 271، شیخ الاسلام منہاج القرآن)

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

*****

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

ہمارا مطالبہ اور موقف یہ ہے کہ اگر آپ سرزمین پاکستان پر امن بحال کرنا

چاہتے ہیں تو محرم کی امن کمیٹیوں سے امن بحال نہیں ہو گا۔ یہ دنگا فساد ہر سال جاری رہے گا اور کبھی نہ مٹ سکے گا۔ آؤ اس فساد کی جڑ کاٹنے اور اسے اصلا مٹانے کی کوشش کریں۔ اس ملک میں یہ قانون نافذ کر دیا جائے کہ جو کوئی گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب ہو اسے حد کے طور پر پھانسی پر لٹکایا جائے۔ جو گستاخ صحابہ کرام، اہل بیت ہو اسے تعزیرا پھانسی پر لٹکایا جائے۔ شاتم رسول، شاتم صحابہ اور شاتم اہل بیت کی سزا اگر پاکستان کی سرزمین پر بلا امتیاز سزائے موت نافذ کر دی جائے تو فقط دو تین گستاخوں کو پھانسی پر لٹکانا ہو گا۔ اس کے بعد یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے اور اس لحاظ سے پاکستان میں مکمل امن ہو جائے گا۔

گستاخ رسول اگرچہ ساری عمر نمازیں پڑھتا رہے، متہجد کی باقاعدگی کرے اور شریعت کی بات کرتا رہے، وہ انسان نہیں شیطان ہے۔ اسے جینے کا کوئی حق حاصل نہیں جو شخص کلمہ تو اسلام کا پڑھے اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرے، اسے پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ اسی طرح جو کوئی صحابہ کرام یا اہل بیت کی شان میں گستاخی کرے، اسے بھی پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ ہر سال جو ہزاروں حق ناحق ہوتے ہیں اس کی نسبت یہ بہتر ہے کہ پانچ سات حق کے خون ہو جائیں۔ اس سے پوری امت کو قتل و غارت اور دنگا فساد سے نجات مل جائے گی اور پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔

مذکورہ قانون کے علاوہ یہ قانون بھی ہونا چاہئے کہ جو کوئی کتاب یا لٹریچر گستاخی رسول، گستاخی صحابہ کرام یا گستاخی اہل بیت اطہار پر مبنی ملے، اسے ضبط کر لیا جائے یا جلا دیا جائے۔ پھر ایک قانون یہ بھی ہو کہ کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کی جائے اور یہ اصول اپنایا جائے کہ اپنے عقیدے کو چھوڑو مت اور دوسرے کے [illegible] چلو، قرآن و سنت کی رو سے اپنے اپنے مسلک کے دائرے میں چلتے رہو، اپنے مسلک کی حقانیت پر خوب دلائل دو اور مسلک کی تعریف کرو مگر دوسرے کو نہ برا بھلا کہو، نہ گالی [illegible] بتوں کو بھی گالی نہ دو کہ کہیں وہ تمہارے سچے خدا کو گالی نہ دینے لگیں۔ اپنے مسلک اور عقیدے پر چلا جائے اور دوسرے پر طعن نہ کیا جائے۔ ان تین قاعدوں اور اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے پاکستان فرقہ وارانہ فسادات سے بچ جائے گا۔

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

*****

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

Fb.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

فرمان مولا علی رضی اللہ عنہ ہوشیار میرے حق میں دو گروہ ہلاک ہونگے ایک محبت میں میرا مرتبہ بڑھانے والے دوسرے بغض رکھنے والے۔ (فلسفہ شہادت ص 262)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک مشابہت ہے۔ ان سے یہود نے بغض کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ ان کی محبت میں ایسے حد سے گزرے کہ ان کی خدائی کے معتقد ہو گئے۔ ہوشیار! میرے حق میں بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے۔

یحب مفرط یفرطنی بما لیس فی ویبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ احمد ۵۶۵)

ایک زیادہ محبت کرنے والا ہو مجھے میرے مرتبے سے بڑھائے گا اور حد سے تجاوز کرے گا۔ دوسرا بغض رکھنے والا جو عداوت میں مجھ پر بہتان باندھے گا۔

خود شیعہ مذہب کے نزدیک معتبر کتاب "نہج البلاغہ" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

سیھلک فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الی غیر الحق وبغض مفرط یذھب بہ البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حالا النمط الاوسط فالزموہ والزمو السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ واباکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب

(ترجمہ و شرح نہج البلاغہ جلد اول، ۳۸۳)

میرے معاملہ میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت کرنے والا، حد سے بڑھانے والا۔ وہ محبت اس کو غیر حق کی طرف لے جائے گی۔ دوسرا بغض رکھنے والا حد سے کم کرنے والا، وہ بغض اس کو خلاف حق کی طرف لے جائے گا اور سب سے بہتر حال میرے معاملہ میں میانہ رو جماعت کا ہے پس اس میانہ رو جماعت کو اپنے لئے ضروری سمجھو اور (بڑی جماعت) سواد اعظم کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ اسی جماعت پر ہے اور خبردار! الگ جماعت

فلسفہ شہادت امام حسین
Fb.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com
پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
Fb.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/
منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

علامہ شہاب خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ میں فرمایا: جو امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے۔ (نسیم الریاض جزرابع صفحہ 525 مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت)۔۔۔سوچو

لا تولك، وقوله: غدا، إشارة إلى قرب اليوم الذي يوعد فيه العباد؛ ترهيبًا لهم وتخويفا.

(وقال رجل للمعافى)، بفتح الفاء والقصر، (ابن عمران:) أبو مسعود الأزدي الموصلي، أحد الأعلام المحدثين، كان يقال له: ياقوتة العلماء، توفي سنة خمس وثمانين ومائة، وأخرج له البخاري وغيره، والقائل له لا يعرف، (أيّ عمر بن عبد العزيز)

https://www.facebook.com/DrFaizahmadchishti

أفضل؟ وخصهما بالسؤال؛ لأنهما أمويان، فأين تذهب أنت في الفرق بينهما؟!

(فغضب) على السائل؛ لما لاح عليه من تفضيله لابن عبد العزيز، نظرًا لظاهر الحال،

http://faizahmadchishti.blogspot.com

عليه وسلم، أحد)، وفي نسخة: على أصحاب النبي، صلى الله تعالى عليه وسلم (وقاس يتعدى بالباء وعلى، وقد يعدى بإلى؛ لما فيه من معنى الجمع والضم، قال المتنبي[1]:

عن أضرب الأمثال أم من أفيه ... إليك وأعل الدهر دونك والدهر

ثم أشار لفضل معاوية على غيره، لقوله: (معاوية صاحبه، صلى الله تعالى عليه وسلم، وصهره)؛ لأنه أمر زوجته أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين، (وكاتبه)؛ لما ثبت أنه من أحد كتابه صلى الله تعالى عليه وسلم، (وأمينه على وحيه)؛ لأنه بعد أن استكتبه، كان يكتب ما ينزل عليه من الوحي، ولو لم يستأمنه، ما استكتبه الوحي، وكفاك بهذه مرتبة لم يصل إليها عمر بن عبد العزيز وأضرابه، وابن المعافى رجل منصف، ما صح عنه يرد ما قيل: إن معاوية لم يكتب له شيئًا من الوحي، وإنما كان يكتب له كتبه إلى الأطراف، ولم يذكر فضل معاوية بقرب نسبه من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم؛ لأن عمر بن عبد العزيز شاركه في ذلك، وروى أن عمر سمع مثله، فقال: لغبار بغرة غزاها معاوية مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خير من عمر وآل عمر، وفي الطاعن في معاوية ما قيل:

ومن يكن يطعن في معاوية ... فذاك كلب من كلاب الهاوية

الطاعن في معاوية ما قيل:

ومن يكن يطعن في معاوية ... فذاك كلب من كلاب الهاوية

(و) روى الترمذي، عن جابر وضعفه أنه صلى الله تعالى عليه وسلم (أتى) بالبناء للمفعول النبي، عليه السلام، (بجنازة رجل) بفتح الجيم وكسرها للبث ونعشه، أو فوق

نسيم الرياض
في شرح شفاء القاضي عياض

تأليف
شهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر
الخفاجي المصري
المتوفى سنة ١٠٦٩هـ

ضبطه وقدم له وعلق عليه
محمد عبد القادر عطا

الجزء الرابع

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

پہلا گروہ جو سمندری جہاد کرے گا انہوں نے (مغفرت و جنت کو) واجب کر لیا

۔یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لڑی۔۔۔(خَیرُ المآب صفحہ نمبر 197)

ابن جریر نے کہا ہے: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بحری جنگ ۲۷ ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے زمانہ میں غزوۂ قبرص کی بات ہے۔ امام واقدی نے کہا ہے: یہ ۲۸ ہجری کی بات ہے۔ ابو معشر نے کہا ہے: حضرت معاویہ ﷺ نے یہ جنگ ۳۳ ہجری میں لڑی اور حضرت اُم حرام ﷺ اُن کے ساتھ جنگ میں شریک تھیں۔ ابن الجوزی نے کہا ہے: حضرت اُم حرام ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں حصہ لیا اور اُن کے شہباء نامی خچر نے اُنہیں گرا کر اُن کی گردن توڑ دی اور آپ ﷺ شہید ہوگئیں۔ ہشام بن عمار کہتے ہیں: قاقیس کے مقام پر ساحلِ سمندر کے نزدیک میں نے اُن کی قبر کی زیارت کی اور کچھ دیر وہاں قیام کیا۔

۴۳۔ حضرت رُمیصا بنت ملحان ﷺ

حضرت رُمیصاء بنت ملحان اُمّ سلیم انصاری صحابیہ ﷺ حضرت ابو طلحہ کی زوجہ، حضرت انس ﷺ کی والدہ اور حضرت اُمّ حرام ﷺ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا نام سہلہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو اور نام تھا۔ انہوں نے غزوہ حنین اور اُحد میں

۵۵/۱۲۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) میں نے خود کو جنت میں داخل ہوتے دیکھا تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا۔

مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ۳/۱۳۴۶، الرقم/۳۴۷۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۷۲، الرقم/۱۵۰۴۴، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ۵/۱۰۳، الرقم/۸۳۸۵، وأبو يعلى في المسند، ۴/۵۱، الرقم/۲۰۶۳۔

facebook.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

جنت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات ﷺ

خَیرُ المآب

فِیمَن
بُشِّرَ بِالجَنَّۃِ مِنَ الأَصحَاب ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مجتہد اگر خطاء کر بیٹھے تو اس کے لیئے اجر ہے کیونکہ مومن مجتہد کا ہر فیصلہ ہر صورت باعث اجر ہے، (اقسام بدعت احادیث و اقوال ائمہ کی روشنی میں صفحہ 93) جناب؟

صالحیت پر قائم رہنے والا ہو، اچھا جانتا ہو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ لہٰذا کسی کام کو اچھا سمجھ کر قبول کرنے کے لئے تو ایک مردِ مومن کا اچھا سمجھنا بھی کافی ہے۔ لیکن اس کے برعکس کسی کام کو ضلالہ، گمراہی اور مردود قرار دینے کے لئے فرمایا: "ما رآه المؤمنون قبيحا فهو عند الله قبيح" یعنی جس کو سارے مومن مل کر برا کہیں تب وہ اللہ کے ہاں برا ہوگا۔ کسی کام کو بدعتِ سیئہ قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اُمت کی اکثریت اسے بدعتِ ضلالہ اور بدعتِ قبیحہ سمجھے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کسی کام کو اچھا سمجھنے کے لئے صرف ایک مردِ مومن کافی ہے۔ اس پر دلیل کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی دلیل فرمانِ رسول ﷺ - مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ - ہے اور فرمانِ رسول ﷺ پر دلیل طلب کرنا کفر ہے۔ مگر اس کے باوجود سمجھانے کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر کوئی ایک مومن بھی کسی چیز کو حسن کہے تو وہ حسن کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہاں مومن سے مراد "مومنِ مجتہد" ہے اور ایسے مومن کے لئے فرمایا گیا: اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ کہ اگر مومنِ مجتہد خطاء بھی کر بیٹھے تو بھی اس کے لئے اجر ہے۔ چونکہ اس مومنِ مجتہد کا فیصلہ ہر صورت میں باعثِ اجر ہے اس لئے اس کو "حسن" فرمایا گیا۔ جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کا اجر بھی اس کو دیا جائے گا کیونکہ مومن سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسا عمل ایجاد کرے گا جو سنت فوت ہونے کہ باعث ہو کیونکہ اس کا گمراہ [illegible] لئے جب وہ حکم دیتا ہے تو حسن ہوتا ہے لیکن کسی امر کو قبیح اور ضلالہ کہنا بہت بڑی بات ہے اس لئے فرمایا: مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِيْحٌ۔ یہاں لفظ "مؤمنون" جمع کا [illegible]۔

مطلب یہ ہے کہ جمہور اُمت بھی ضلالت و قباحت پر جمع نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ اس کے پیچھے اُمت کی اکثریت اور اللہ کی نصرت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اُمت کی اسی اکثریت کو حدیث مبارکہ میں "الجماعة" اور "السواد الأعظم" کہا گیا ہے۔ "جامع ترمذی" کی کتاب الفتن کے باب ما جاء فی لزوم الجماعة میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

اَقسامِ بدعت

(اَحادیث و اَقوالِ ائمہ کی روشنی میں)

تحقیق و تدوین:
محمد افضل قادری

Fb.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون [illegible]
یوسف، رکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

یہ صرف مجتہد کی شان کہ اجتہاد صحیح تھا مگر نتیجہ غلط نکلا تو اس کے لیئے بھی اجر ہے۔ (اقسام بدعت احادیث واقوال ائمہ کی روشنی میں صفحہ 92) اہل منہاج کے نام پیغام۔

رکھنے والا مرد مومن کبھی بھی غیر شرعی اُمور کو جائز نہیں کہتا۔ اس حوالے سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث بھی نفسِ مضمون کو سمجھنے میں مدد دے گی جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَ إِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ۔ (۱)

"جب کوئی حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس سے غلطی ہو جائے تو بھی اس کے لئے ایک اجر ہے۔"

یہ صرف مجتہد کی شان ہے کہ اس کا اجتہاد، اجتہاد صحیح تھا مگر نتیجہ خطاء کی صورت میں نکلا تو اس کے لئے بھی اجر ہے۔ ایسے ہی مجتہد کے متعلق فرمایا گیا کہ مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ یعنی جس کو کوئی ایک مرد مومن جو دلیل شرعی، تقوی اور

اَقسامِ بدعت

(اَحادیث واَقوالِ ائمہ کی روشنی میں)

تحقیق وتدوین:
محمد اَفضل قادری

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الاعتصام، باب اجر الحاکم إذا اجتهد، ۶: ۲۶۷۶، رقم: ۶۹۱۹

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الأقضیه، باب بیان اجر الحاکم إذا اجتهد

۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الأحکام، باب ماجاء فی القاضی یُصیب ویخطئ، ۳: ۶۱۵، رقم: ۱۳۲۶

۴۔ أبو داود والسنن، کتاب القضاء، باب فی القاضی یُخطئ، ۳: ۲۹۹، رقم:

۵۔ نسائی، السنن، کتاب آداب القضاء، باب الاصابة فی الحکم، ۸: ۲۲۳، رقم: ۵۳۸۱

۶۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الأحکام، باب الحاکم یجتهد فیصیب الحق، ۲: ۷۷۶، رقم: ۲۳۱۴

Fb.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365۔ ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514 ،042-111-140-140
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی، کاتبی وحی اور اس امت کے ماموں ہیں ان کی شان میں کوئی مسلمان گستاخی نہیں کر سکتا ناصبی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اور رافضی حضرت امیر معاویہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں دونوں غلط ہیں (ماہنامہ منہاج القرآن جنوری 2013) منہاج کے پردے میں چھپے رافضیوں کے لیئے مفتی منہاج القرآن کا فتویٰ قابل غور ہے۔۔

Fb.com / DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ بعد نہیں (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بنانا۔ سو جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے محبت کی اور جس نے ان سے [illegible] ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف دی اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً [illegible] اسے اللہ پکڑے گا"۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

"میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے"۔ (مشکوٰۃ، ۵۵۴)

صحابہ کرامؓ سے اللہ راضی ہو چکا اور وہ حضرات اپنے رب سے راضی ہو چکے۔ قرآن کریم میں ہے:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (التوبۃ، ۱۰۰)

"اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے"۔

پس ہر شخص کو آگاہ ہونا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنا، ان کے راستے پر چلنا، ان کے باہمی تنازعات میں پڑے بغیر ان کے لئے دعائے خیر کرنا، امت پر فرض ہے۔ ان سے بغض رکھنا، ان کی بے ادبی کرنا، ان کی شان و شوکت سے [illegible]

حضرت امیر معاویہؓ نبی کریم ﷺ کے عظیم المرتبت صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں۔ ام المومنین ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں۔ اس لحاظ سے تمام اہل اسلام کے قابل صد تکریم روحانی ماموں ہیں۔ لہذا کوئی مسلمان ان کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور جو گستاخی کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمانوں کی پہچان قرآن میں یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اہل ایمان کے لئے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (مومن، ۷)

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان صرف دو مرتبہ جنگ ہوئی۔

۱۔ جنگ صفین ۲۔ جنگ جمل

ان جنگوں کا سبب جیسا کہ معلوم ہے بنیادی طور پر خلیفہ راشد، امیر المومنین سیدنا عثمان غنیؓ کی مظلومانہ شہادت تھی جس کے پس پردہ وہی یہودی و مجوسی سازش کارفرما تھی جو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کی ذمہ دار تھی۔ صحیح صورتحال اور معلومات کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تک بروقت پہنچ جانا اس زمانہ میں ممکن نہ تھا جبکہ اسلام دشمن عناصر گمراہ کن افواہیں تسلسل سے پھیلانے میں مصروف تھے۔ ان حالات میں مسلم عوام و خواص میں غلط فہمیوں کا پیدا ہو جانا باعث تعجب نہیں۔ غلط فہمیاں پھیلیں اور اس کے نتیجہ میں:

۱۔ باہمی جنگیں ہوئیں جس میں مسلمانوں کا ناقابل بیان جانی و مالی نقصان ہوا۔

۲۔ ملی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہوئی۔

۳۔ وہ فاتحانہ قدم جو بڑی تیزی کے ساتھ یورپ، افریقہ اور ایشیا کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے یکدم رک گئے۔

تاہم یہ قضا و قدر کے وہ قطعی فیصلے تھے جن کی خبر مخبر صادق ﷺ نے ان واقعات کے رونما ہونے سے بہت پہلے دے دی تھی۔ دونوں طرف صحابہ کرامؓ تھے۔ کسی ایک کو مورد الزام ٹھہرانا نہ صحیح ہے نہ انصاف۔ اس مسئلہ میں ناصبی، خارجی بھی غلط ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان اقدس میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور رافضی بھی غلط ہیں جو حضرت امیر معاویہؓ یا دیگر صحابہ کرامؓ کی اجتہادی خطاء پر ان کی شان عظمت میں گستاخی کرتے ہیں۔

صحابہ واہلبیت رضی اللہ عنہم کے ذکر پر جس کی پیشانی پر بل پڑ جائیں تو یہ بھٹکے ہوئے لوگوں کی پہچان ہے جو راہ اعتدال چھوڑ چکے ہیں۔ (فلسفہ شہادت صفحہ نمبر 263)

بغض اہل بیتؓ اور بغض صحابہؓ کی علامت

آج وہ لوگ جو حب علیؓ میں افراط کی وجہ سے راہ اعتدال کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور وہ لوگ جو بغض علیؓ کی بناء پر راہ اعتدال پر نہیں رہے یعنی وہ لوگ جو حب علیؓ اور حب اہل بیتؓ کے نام پر دلوں میں بغض صحابہؓ رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو حب صحابہ کرامؓ کے نام پر دلوں میں بغض علیؓ اور بغض اہلبیتؓ یا حب اہل بیتؓ کے نام پر دلوں میں بغض صحابہؓ رکھتے ہیں؟ تو کوئی بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہو گا اور زبان سے کبھی اس بات کا اقرار نہیں کرے گا کہ وہ حب اہل بیت کے نام پر دل میں بغض صحابہؓ یا حب صحابہؓ کے نام پر دل میں بغض اہل بیتؓ رکھتا ہے۔

وہ شخص جو ان دو گروہوں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتا ہے اس کے زبانی اقرار نہ کرنے کے باوجود بھی بڑی آسانی سے اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔ آپ اس کے سامنے صحابہ کرامؓ کی تعریف کریں اور تھوڑی دیر کرتے رہیں۔ اگر اس کے ماتھے پر بل آجائے، اس کی طبیعت مکدر ہو جائے اور کوئی خوشی محسوس نہ کرے تو سمجھ لیں کہ اس شخص کا تعلق اس گروہ سے ہے جو حضرت علیؓ کی محبت میں زیادتی کے دعوے کی وجہ سے راہ حق چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے سامنے حضرت علیؓ، حضرت امام حسینؓ اور اہل بیتؓ کا ذکر کیا جائے تو اس سے اس کی طبیعت گھٹن اور بے چینی محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ اس شخص کا تعلق اس گروہ سے ہے جو حضرت علیؓ کے بغض کی وجہ سے راہ حق چھوڑ بیٹھے ہیں۔

مذکورہ بالا صورت پیدا ہو اور اس کے بارے میں یہ پرکھنا مقصود ہو کہ اس شخص کا تعلق کس گروہ میں سے

Fb.com/DrFaizChishti
faizahmadchishti.blogspot.com

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
ماڈل ٹاؤن

طاہر القادری اور خمینی بھائی بھائی

طاہرالقادری امام خمینی سے بہت مشابہت رکھتے ہیں ان کی سوچ عقیدہ فکرایک ہے

(بحوالہ ماہنامہ منہاج القرآن، فروری 2001ء، ص 166) بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ

ان کی تعلیمات کا خلاصہ اتنا ہی است کہ مرجع تھیں۔ حب رسول ﷺ، مودت آل محمد ﷺ اور صوفیائے و معاملات ہے۔ وہ ہر اس باطل قوت کے دشمن تھے جو امت محمد ﷺ کی دشمن تھی اور ہے۔ وہ تکفیر مطرب کے قائل نہ تھے البتہ ہر وہ عمل باطل اور کفر جو ترقی یافتہ اقوام سے معاصر آتھیں وہ اس سے استفادہ کے قائل تھے کہ علم و حکمت مومن کی ہی متاع گم گشتہ ہے۔ وہ خود انحصاری اور خود اختیاری کے قائل تھے۔ مکمل طور پر اسلامی نظام عدل کا نفاذ چاہتے تھے۔ حدود اللہ کے اجراء کے حق سے پابند تھے۔ طبقاتی تقسیم کے خلاف اور مستضعفین کی ہر مدد کے قوائل مند تھے۔ وہ خالصانہ نظام سرمایہ داری اور خالصانہ طرز نظام اشتراکیت کے خلاف تھے کہ دونوں ہی الہٰی پسند شیطانی نظام ہیں۔ اسلام ان کے بین بین رزق حلال، محنت شاق اور عمل عدل و حرام اور عفت کا نظام ہے۔

امام خمینی نے حکومت کو رد کر کے جمہوری طرز جمہوریت کو قبول کر لیا اور اسمبلیوں اور عبوری ادوار کی تشکیل بھی فرانس اور جرمانیہ کے طریق پر کر دی۔ دائرہ فقیہ اور اس کی تعلیمات بالخصوص اختیارات حکومت و دولت کی تعطیل بعد از انتخاب مقننہ کی گئیں۔ عوام کے حوائج کی شناخت اور ان کے بنیادی عناصر کی معرفت حاصل کی گئی۔ حکومت کا سربراہ صدر مقرر ہوا جو کہ انتظامیہ کا بھی سربراہ تھا۔ صدر اور مقننہ یا قومی پارلیمنٹ کا انتخاب ایک آدمی ایک ووٹ کے تحت دائرہ وحی پر تھا۔ دولت سے پہلے امام خمینی نے فقہاء کے دو ادارے مقرر کئے۔ علمائے دین جو صرف دین کے مکمل علوم پر دسترس رکھتے تھے اور علمائے سیاسیات جو معاشی، معاشرتی اور سیاسی مسائل پر دسترس رکھتے تھے۔ اس طرح سیاسی دسترس رکھنے والوں کو مکمل تحفظاتی اختیارات تفویض کئے۔ دستور میں تعلیم، روزگار، مساکن اور نگہداشت کے فروغ اور اسی نوعیت کے تعمیری پہلوؤں پر زور دیا گیا۔ بیرونی مداخلت کے امکانات سے بھی استفادہ کیا گیا۔ متوسط طبقہ کی جائداد اور املاک کی حفاظت کا بھی ذمہ لیا گیا۔ امام کا تصور لامذہبی امریکہ کے لیڈر کے مترادف قرار دیا گیا۔ خمینی نے کلیسا کے حقوق کی حفاظت دی اور آمرانہ اختیارات کی تکمیل کی۔ مخالفوں کو پابند سزائیں دی گئیں۔ عمل تطہیر زور و شور سے ہوا اور شیطانیت کا عمل خاتمہ ہو گیا۔ جہاں تک انقلاب ایران میں امام خمینی کے کردار کا تعلق ہے یہ بات تو واضح ہے کہ خمینی نے انقلاب کی قیادت کی لیکن بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ خمینی اس انقلابی تسلسل کی تیسری یا چوتھی کڑی تھے جس نے انقلاب ایران کیلئے زمین ہموار کی۔ نسل در نسل شیطانیت کے خلاف رد عمل جمع ہوتا رہا جب جا کر وہ حالات پیدا ہوئے کہ لوگ شاہ کے خلاف برسر پیکار ہو گئے۔ ایران کی انقلابی فکر میں امام خمینی کے معاصر معروف مفکر ڈاکٹر علی شریعتی کا بھی بہت بڑا حصہ ہے بلکہ ایران کے انقلابی فکر کا وہی نقیب ہے جس نے مشہد ہائی وگلری خیابان پر نوجوانان ایران کو انقلاب کیلئے تیار کیا تا آنکہ وہ اسی جرم میں قتل ہو گئے اور دو سال بعد جب امام خمینی پیرس سے ایران واپس آئے تو پھر ایران ان کے استقبال کیلئے خیران ایئر پورٹ پر امڈ آیا۔

ڈاکٹر طاہر القادری انقلابی فکر کے اعتبار سے امام خمینی سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ ان کے دینی، سیاسی اور معاشرتی نظریات سے واضح روشن، بدیہی اور آشنا ہیں۔ خمینی کی طرح طاہر القادری سچے عاشق رسول ﷺ، محب آل محمد ﷺ، دشمن فرقہ پرستی اور نقیب مواخات و مساوات محمدی ﷺ ہیں۔ ان کے پیغام میں بے حد تاثیر، دلربائی،

www.facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi